الکلام المقبول

فی مدح اولاد الرسول

۶۳۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غزل

اہل بیت احمد مختار کی کیا شان ہے
اُن کی ذات پاک گویا کشتی طوفان ہے

دامن آل نبی دست یقین مین جسکے ہی
حاصل مقصود اسکے واسطے آسان ہے

اقتدا و اتباع آل رسول اللہ کا
مومنون کی مغفرت کا گیا بڑا سامان ہے

جو محب اہل بیت سید کونین ہے
واسطے اُس کے بھار روضۂ رضوان ہے

عفت و عصمت طہارت پارسائی اتقا
شان مین اُنکے تمامی لایق و شایان ہے

کیون نہو اُسکو امان خورشید محشر سے بھلا
جسکے سر پر حب اہل بیت کا دامان ہے

آیت تطہیر جسکے واسطے نازل ہوئی
وہ جناب مصطفے کی آل والا شان ہے

ہمکو اے کافی محبت عترت اطہار کی
دین ہے اسلام ہے ایمان ہے عرفان ہے

غزل دیگر

محبت جسکو ہے آل عبا سے
اُسے الفت ہے ختم الانبیا سے

طہارت اہل بیت شاہ دین کی
ہوئی ثابت کلام اِنّما سے

وہی مومن ہی ہے جسکو محبت
علی حسنین سے خیر النسا سے

عدو ان کا عدوئے مصطفےٰ ہے
ہوا منقول یون خیر الورا سے

رہون آل عبا کا مین ثناخوان
یہی کافی تمنا ہے خدا سے

رُباعی

چہ دم زند لب خامہ بکمال آل نبی
کہ خارج است ز گفتن کمال آل نبی

مطالب دل کافی عطا کن یارب
بحق و حرمت جاہ و جلال آل نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُلْہِمِ الْحِکَمِ وَمُفِیْضِ النِّعَمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَھْلِ الْفَضْلِ وَالْکَرَمِ

اما بعد کمترین بندگان باری الٰہی بخش خان براکری بہاری ارباب ذوق واہل شوق کو بشارت تازہ دیتا ہے اور محبان آل رسول وجان نثاران اولاد بتول کو مسرت بے اندازہ سناتا ہے کہ وہ یہہ قصیدہ ہے جسکو شاعر نامی وگرامی فرزدق تمیمی نے حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ومناقب مین ایک ظالم وجابر بادشاہ کے روبرو برجستہ کہا ہے اور حق محبت اہل بیت کا ادا کیا ہے یعنی جب ایک مجمع عام مین اوس بادشاہ بدخواہ وآخرت تباہ نے جناب ممدوح کی شان مین کلمہ اہانت کا زبان سے نکالا تب شاعر موصوف نے زبان حق بیان سے حضرت ممدوح کے مراتب ومدارج کو ان شعرون مین برجستہ بیان فرمایا اور اوس ناحق شناس وبد انجام کو اوسی مجمع عام مین ذلیل وناکام کیا ؎ آفرین باد برین ہمت مردانۂ او ؎ چنانچہ اسکا بیان بہ تفصیل تمام مندرج ذیل ہے

سبب تصنیف قصیدہ

ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین اور علامہ یافعی نے مرآت الجنان مین نقل کیا ہے کہ عبد الملک بن مروان کا بیٹا ہشام اپنے باپ کے زمانے خلافت مین بارادہ حج شام سے مکہ معظمہ آیا وقت طواف چاہا کہ حجر اسود کا بوسہ لے لیکن بہ سبب کثرت واژدہام خلایق قریب نہ

پہونچ نہ سکا پس ایک جانب مین کرسی رکھوا کر مع چند سرداران شام بیٹھا اور اژدہام خلائق
کا تماشا دیکھنے لگا ❊ شعر پور عبدالملک نام ہشام درحرم بود با اہالی شام
میرداند در طواف کعبہ قدم لیکن از ازدہام اہل حرم استلام حجر ندارش دست بہر نظارہ گوشہ نشست
اتفاقاً او سیوقت حضرت امام زین العابدین علی ابن امام حسین علی جدہما و علیہما السلام بھی بارادہ
طواف تشریف لائے جب حجر اسود کے سامنے پہونچے تو اونکو دیکھتے ہی لوگ بپاس ادب
ایک طرف ہوگئے اور راہ چھوڑدی جناب ممدوح نے باطمینان تمام حجر اسود کا بوسہ لیکر
مراجعت فرمائی ❊ شعر ناگہان منجبہ بنی وولی زین عباد بن حسین علی
در کسار بہاو حلہ نور بر حریم حرم فگند عبور ہر طرف میگذشت او بلطوف در صف خلق می فتاد شگاف
زد قدم بہر استلام حجر گشت خالی خلق راہ گذر یہہ حال دیکھکر ایک سردار شامی نے ہشام
سے پوچھا کہ یہ بزرگ باشان و شوکت و وقار و ہیبت کون ہین جو اس قدر ان کی تعظیم
و تکریم لوگ کرتے ہین شعر شامی کرد از ہشام سوال کیست باین ہمہ جلال و جمال
ہشام نے اس خیال سے کہ شاید شام کے لوگ انکی طرف مائل ہوجائین اور میری شان و
شوکت مین ضرر پہونچائین تجاہل کیا اور کہا کہ مین اس شخص کو نہین پہچانتا خدا جانے کون ہے شعر
از جہالت دران تعلل کرد از شناسائیش تجاہل کرد گفت نشناسمش ندانم کیست مدنی یا یمانی یا مکی است
اس مجمع عام مین شاعر نامی فرزدق تمیمی بھی موجود تہا ہشام اور سردار شامی کا کلام سن رہا تہا جوش حمیت اسلامی
اور غیرت ایمانی نے اسکو نہ چھوڑا تاخاموش رہے دلیرانہ شامی کے طرف مخاطب ہوا شعر گفت من مے شناسمش نیکو
زود چہ پرسی بسوی من کنکو ❊ یہہ کہکر جناب ممدوح کے اوصاف و مناقب کے ان شعرون مین برجستہ بیان کیا جب ہشام نے
یہ قصیدہ بدیہہ سنا نہایت غضب و طیش مین آیا اسیوقت اس مظہر حق فرزدق کو قید کرلیا شعر کرد آغاز تا بآخر گوش
خونش اندر رگ از غضب در جوش ❊ ساخت از چشم شامیان غائب جس نے سنا درہر آن کا رش ❊ جب حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام کو یہہ خبر پہونچی تو اس حق گوئی کے صلہ مین بارہ ہزار درم انعام فوراً فرزدق کے پاس روانہ فرمایا شعر
قصۂ مدح بو فراس رسید چو بآن شاہ حق شناس رسید از درم پہر آن نکو گفتار کرد جملے روان رہ دو ہزار

فرزدق نے کل درہم واپس کر دیا اور کہا کہ ظالم کے روبرو آپ کی مدح و مناقب بیان کرنے سے میرا مقصود انعام نہ تھا بلکہ اس حق گوئی کو مین نے اپنی نجات کا ذریعہ اور شفاعت کا وسیلہ ٹھہرایا ہے **شعر** بو فراس آن درہم نکرد قبول ؛ گفت مقصود من خدا و رسول ؛ پھر جناب ممدوح نے یہہ پیغام بھیجا کہ اللہ تعالی کو تیری نیت خوب معلوم ہی وہ اپنے فضل و کرم سے تیری اُمید و آرزو دلی پوری کریگا - اور ہمارے لوگ اہل بیت کی یہہ عادت نہین کہ کسیکو کوئی چیز دیکر واپس کرین **شعر** زانکہ من اہل بیت استیم ؛ ہر چہ دادیم باز نستانیم ابر جودیم بر نشیب و فراز ؛ قطرہ از ما بما نگردد باز ؛ آفتابیم بر سپہر علا ؛ نفتد عکس ما دگر سوی ما فرزدق نے جب امام مقتدای انام کا یہہ کلام مفید مرام سُنا انعام قبول کر لیا بہر ہند و دنیا و محترم آخرت ہوا **شعر** چون فرزدق بان وفا و کرم ؛ گشت بینا قبول کرد درم ؛ مستعد شد رضای حق را مستحق شد ریاض رضوان را ؛ زانکہ نزدیک حاکم جائر ؛ کرد حق را برای حق ظاہر تنبیہ ایک دوست عزیز پرمیز سعید کوئین سید شاہ **نذیر الدین حسین** صاحب فرزند ارجمند مصدر حسنات و مجمع کمالات مرجع خاص و عام عمیم الاحسان جناب سید شاہ **مظہر حسین** صاحب باقری رئیس خسرو پور و شہر بہار نے باشتیاق تمام فرمایا کہ اگر اس قصیدہ مفیدہ کا ترجمہ و حل مطلب عام فہم اردو مین ہو جائے تو نہایت خوب ہے تا عاشقان آل رسول و جان نثاران اولاد بتول اس کے مضمون محبت مشحون کو پڑہ سُنکر حظ وافر و نفع مُتکاثر اوٹھائین لہذا یہہ ہیچمدان سراپا عصیان بپاس خاطر عزیز موصوف اس قصیدہ کا ترجمہ اور حل مطلب عام فہم اردو مین لکھہ کر رئیس ممدوح کی خدمت مین تحفہ پیش کرتا ہے **شعر** گر قبول افتد زہی عز و شرف

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ؛ ؛

آغاز قصیدہ

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْاَتَهٗ ؛ اَلْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

ترجمہ یہہ وہ بزرگ ہین جنکے قدم رکھنے کی جگہ کو وادی مکہ اور خانہ کعبہ اور حل اور

حرم پہچانتے ہین **تنبیہ** - خانہ کعبہ کے ہر چہار طرف کی زمین کو ایک حد محدود تک حرم کہتے ہین اُس مین شکار کرنا درخت کاٹنا حرام ہے - اور حرم کے سوا جو زمین ہے اوسکو حِل کہتے ہین اُس مین شکار وغیرہ حلال ہین - شاعر کہتا ہے کہ یہہ حضرت ایسے بلند مرتبہ عالی رتبہ ہین کہ جس زمین پر اپنا قدم مبارک رکھتے ہین وہ معلوم کرلیتی ہے کہ سید الانبیا کے لخت جگر اور علی مرتضیٰ کے نور بصر نے مجھہ پر اپنا قدم مبارک رکھا **شعر**

آن کس است اینکہ مکہ و بطحا زمزم و بوقبیس و خیف و منا حرم و حِل و بیت و رکن و حطیم ناودان و مقام ابراہیم
مروہ سعی و صفا حجر عرفات طیبہ و کوفہ کربلا و فرات ہر یکے آمد بقدر او عارف بر علو مقام او واقف

پس اے مخاطب بجہہ پر حیف ہے کہ جب ایسے معروف و مشہور کو تونے نہ پہچانا خبکو غیر جاندار تک جانتے پہچانتے ہین تو اور کسکو پہچانیگا اور جب غیر جاندار کے برابر بھی تجہہ مین تمیز و شعور نہین تو پھر کس وصف مین تجھے بہائم پر فضیلت اور جمادات پر ترجیح ہے - اس شعر مین مبالغہ نہین ہے کیونکہ زمین کو ہر انسان کے نقل و حرکت پر خبر ہوتی ہے روز حشر مین اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر آدمی کے ہر عمل نیک و بد پر گواہی دے گی -

۵۲ هٰذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ هٰذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ

ترجمہ - یہہ فرزند اونکے ہین جو اللہ کے سب بندون سے افضل ہین (یعنی محمد صلعم) یہہ پرہیزگار و پاکیزہ و پاک و سردار قوم ہین **تنبیہ** - مطلب یہہ ہے کہ انکو کمال ذاتی اور کمال اضافی دونون حاصل ہین - غیر کی طرف منسوب ہونے سے جو غیرت و بزرگی حاصل ہو وہ اضافی ہے اور اپنی ذات خاص مین جو شرف و کمال موجود ہو وہ ذاتی ہے پس اول مصرعہ مین کمال اضافی اور ثانی مصرعہ مین کمال ذاتی کا بیان ہے **شعر**

قرۃ العین سید الشہداست زہرہ شاخ دوحۂ زہراست میوۂ باغ احمد مختار لالۂ راغ حیدر کرار

۵۳ اِذَا رَاَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهُمْ اِلٰى مَكَارِمِ هٰذَا يَنْتَهِي الْكَرَمُ

ترجمہ - جب قریش انکو دیکھتے ہین تو بولتا ہے بولنے والا اُن مین کا کہ ان ہی کی

بزرگی تک بزرگی حد کو پہونچ گئی **تنبیہ**۔ شاعر کہتا ہے کہ تمام قریش کو اس امر کا اقرار ہے کہ ان سے زیادہ بزرگ وسخی وجوان مرد روی زمین پر بالفعل کوئی شخص نہین ہی **شعر**

چون کند جائے درمیان قریش رود از فخر بر زبان قریش که بدین سرور ستوده شیم به نہایت سید فضل وکرم

۴ یَنْمِی اِلٰی ذُرْوَةِ الْعِزِّ الَّذِیْ قَصُرَتْ عَنْ نَیْلِهٖ عَرَبُ الْاِسْلَامِ وَالْعَجَمُ

ترجمہ۔ بلند ہوے اوس عزت کی بلندی تک جسکے پانے سے عاجز رہے عرب اور عجم کے مسلمان **تنبیہ**۔ مطلب یہہ ہی کہ کوئی مسلمان عربی یا عجمی اُن کے بلندی مرتبہ تک نہین پہونچ سکتا ہے کیونکہ فضل وکمال خداداد مین کسی کا بس نہین چلتا ہے **شعر**

از چنین عز ودولت ظاہر ہم عرب ہم عجم بود قاصر اور اہل اسلام کی قید سے یہہ اشارہ ہے کہ نعمت اسلام جو موجب نجات دارین ہے جب باوجود اس نعمت کے بھی کوئی اُنکے مرتبہ عالی تک نہین پہونچ سکتا ہے تو جو لوگ اس نعمت سے محروم رہے اور کافر مرے وہ کیونکر پہونچین گے

۵ یَکَادُ یُمْسِکُهٗ عِرْفَانَ رَاحَتِهٖ رُکْنُ الْحَطِیْمِ اِذَا مَا جَاءَ یَسْتَلِمُ

ترجمہ۔ قریب ہے کہ تھام لے اونکو حجر اسود بہ سبب پہچان لینے ان کی ہتھیلی کے جب آتے ہین بوسہ لینے کو **تنبیہ**۔ شاعر کہتا ہے کہ جب وہ حجر اسود کا بوسہ لینا چاہتے ہین تو ایسا لگتا ہے کہ بپاس ادب وہ اونکا ہاتھہ تھام لے کیونکہ وہ پہچانتا ہے کہ یہ ہاتھہ بنی صلعم کے فرزند ارجمند کا ہاتھہ ہے۔ روحانیت اشیا از روی تجربہ ثابت ہے جیسا کہ مقناطیس وآہن۔ اور کاہ وکہربا مین مشاہدہ کیا جاتا ہے خصوصاً حجر اسود کہ اُسکے خواص وتاثیرات خلائق مین معروف ومشہور ہین کہ پانی مین نہین ڈوبتا ہے اور آگ مین نہین جلتا ہے اور مکہ معظمہ سے باہر لانے مین بہت بھاری ہوجاتا ہے حتیٰ کہ قوی اونٹ اُسکو نہین کھینچ سکتا ہے اور واپس لانے مین اتنا سبک ہوجاتا ہے کہ لاغر وناتوان اونٹ اوٹھا کر لے آتا ہے۔ یہہ سب کرامتین ۱۲۱۷ھ تین سو سترہ ہجری مین تجربہ مین آچکی ہین پورا حال کتب تواریخ وسیر مین مذکور ہے۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ حجر اسود

قیامت مین بوسہ لینے والون کی شفاعت کریگا پس اس تقدیر پر امساک کی اسناد حجر اسود کی طرف حقیقی ہوسکتی ہے بہرحال اس شعر مین یہہ اشارہ ہے کہ حجر اسود باوجودیکہ بیجان ہے اُنکو پہچانتا ہے پھر عجب ہے کہ انسان عقل و شعور رکھہ کر بھی اُنکے پہچاننے سے انکار کرے خصوصًا جان کر انجان بنے جیسے ہشام بن عبدالملک جناب ممدوح کو پہچانتا تہا لیکن تجاہل کیا اور بولا کہ خدا جانے یہ کون ہے۔

۵۶ فِیْ کَفِّہٖ خَیْزُرَانٌ رِیْحُہٗ عَبِقٌ فِیْ کَفِّ اَرْوَعَ فِیْ عِرْنِیْنِہٖ شَمَمٌ

ترجمہ ۔ اُنکے ہاتہہ مین ہے بید کی لکڑی خوشبو اُسکی تیز ہے ایسے خوش جمال کے ہاتہہ مین ہے جسکی ناک بلند ہے تنبیہ ۔ مطلب یہہ ہے کہ بید کی لکڑی جو جناب ممدوح کے ہاتہہ مین ہے وہ دست مبارک کی تاثیر سے خوشبودار ہوگئی ہے ۔ اور ناک کا بلند ہونا چونکہ بزرگی و حسن کی دلیل ہے لہذا محل تعریف مین اسکو بیان کیا ۔

۵۷ یُغْضِیْ حَیَاءً وَّیُغْضٰی مِنْ مَّہَابَتِہٖ فَمَا یُکَلَّمُ اِلَّا حِیْنَ یَبْتَسِمُ

ترجمہ : وہ نیچی نگاہ رکھتے ہین شرم سے اور لوگ نیچی نگاہ رکھتے ہین اُن کے رعب سے پس کوئی اون سے کلام نہین کرسکتا ہے مگر جسوقت وہ ہنستے ہین تنبیہ یعنی نظر اوٹھانے سے اونکو توحید مانع ہے اور لوگون کو اون کا رعب لہذا کسیکی یہہ مجال نہین کہ اُن سے کلام کرسکے مگر ہان جسوقت وہ ہنستے اور خوش ہوتے ہین اوس وقت البتہ اُن سے کلام کرنا ممکن ہے شعر ازحیانہ آیدش پسندیدہ کہ کشاید بروی کس دیدہ
خلق را دنیز دیدہ خوابانند کز مہابت نگاہ نتوانند نیست بے سبقت تبسم او خلق را طاقت تکلم او

۵۸ یَنْشَقُّ نُوْرُ الْہُدٰی مِنْ نُّوْرِ عِزَّتِہٖ کَالشَّمْسِ یَنْجَابُ عَنْ اِشْرَاقِہَا الظُّلَمُ

ترجمہ ۔ پہٹ نکلتا ہے ہدایت کا نور اونکی پیشانی کے نور سے جیسے آفتاب کہ دور ہوجاتی ہین اوسکی روشنی سے تاریکیان تنبیہ یعنی آفتاب تاریکی کو دور کرتا ہے اور چہرہ مبارک کا نور تاریکی باطن یعنی کفر و گمراہی کو دور کرتا ہے مطلب یہہ ہے کہ جناب ممدوح کی صحبت و نگاہ کا اثر لوگون کے دلون پر اسقدر پڑتا ہے کہ کافر گمراہ بھی نرم دل ہوکر ایمان

لاتے اور ہدایت پاتے ہین شعر لائح از روے او فروغ ہدا فالح از خوی او شمیم وفا طلعتش آفتاب روز افروز روشنائی فزاے ظلمت سوز

۵۹ مَنْ جَدُّهٗ دَانَ فَضْلُ الْاَنْبِیَاءِ لَهٗ وَفَضْلُ اُمَّتِهٖ دَانَتْ لَهُ الْاُمَمُ

ترجمہ - یہہ وہ بزرگ ہین جنکے جد کے تابع ہین کل نبیون کے مراتب اور اُن کی اُمت کے مراتب کے تابع ہین کل اُمتین تنبیہ مطلب یہہ ہے کہ جناب ممدوح ایسے نبی کے نواسے ہین جو افضل الانبیا ہین اور اُن کی اُمت افضل الامم ہے حضرت صلعم کی فضیلت کل انبیا پر اور اُنکی اُمت کی فضیلت کل امتون پر قرآن شریف کی چند آیتون سے ثابت ہے اور اس باب مین صحیح حدیثین وارد ہوئی ہین کما لایخفی علے اہل العلم ۵

۶۰ مُنْشَقَّةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ نَبْعَتُهٗ طَابَتْ عَنَاصِرُهٗ وَالْخِیْمُ وَالشِّیَمُ

ترجمہ - نکلا ہے رسول خدا سے انکا درخت قامت پاکیزہ ہین انکے اصول جسم اور عادت اور طبیعت

تنبیہ - یعنی جناب ممدوح حضرت صلعم کے ایک شاخ ہین اور ظاہر ہے کہ شاخ مین وہی تاثیر ہوتی ہے جو درخت مین ہوتی ہے شعر جاد او مصدر ہدایت حق ازچنان مصدری شدہ مشتق

۶۱ هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ جَاهِلَهٗ بِجَدِّهٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُوْا

ترجمہ - یہہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہین اگر تو انکو نہین جانتا ہے تو اب جان لے انہین کے جد پر اللہ کے نبیونکا خاتمہ ہوا ہے تنبیہ یعنی پہلے سے اگر تو نہین پہچانتا تھا تو اب پہچان لے کہ جناب ممدوح حضرت فاطمہ کے فرزند ارجمند اور حضرت خاتم الانبیا کے نواسہ ہین شعر جد او ارجمند نگین خاتم الانبیات نقش نگین

۶۲ اَللّٰهُ شَرَّفَهٗ قِدْمًا وَّعَظَّمَهٗ جَرٰی بِذَاكَ لَهٗ فِیْ لَوْحِهِ الْقَلَمُ

ترجمہ - اللہ تعالی نے انکو شرف اور بزرگی دی ہے زمانہ قدیم سے انکے حق مین ساتھہ امر کے لوح محفوظ پر جاری ہوگیا ہے قلم اللہ کا تنبیہ یعنی یہہ عزت و بزرگی جو انکو حاصل ہے قدیمی ہے ازل سے لوح محفوظ پر لکھی ہوئی ہے پس ایسا کون ہے جو ان کی برابری کرے کیونکہ شرف ذات اور پاکی جوہر جو آل نبوی کے واسطے ثابت ہے وہ کسی کو میسر نہین سب جگر پارہ رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے بقول ہین اس شرف مین سب سے افضل ہین اور سب سے مقبول ہین

۱۳ اَللَّیْثُ اَھْوَنُ مِنْہُ حِیْنَ تَغْضَبُہٗ ✤ وَالْمَوْتُ اَیْسَرُ مِنْہُ حِیْنَ یُھْتَضَمُ

ترجمہ - شیر ہلکا ہے اُن سے جسوقت تو غصہ دلاوے اُن کو اور موت بہت آسان ہے اُن سے جسوقت اُنکی حق تلفی کیجاوے **تنبیہ** - مطلب یہہ ہے کہ دین کے باب مین اونکا غضب و غصہ اس قدر سخت ہے کہ شیر کا غضب و غصہ اُنکے غصہ و غضب کے مقابل ہلکا ہے اور اون کے مواخذہ و انتقام کی سختی سے موت کی سختی بہت ہلکی و آسان ہے واضح ہو کہ وقت ظہور منہیات و شیوع منکرات غضب و غصہ کرنا قوت ایمان و حرارت اسلام کی دلیل ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ یعنی اے نبی جہاد کر کافرون اور منافقون سے اور سختی کر اون پر - اور حضرت کے اصحاب کی شان مین فرماتا ہے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ یعنے نہایت سخت ہین کافرون پر اور رحم دل ہین آپس مین پس معلوم ہوا کہ بے دین پر سختی و غضب کرنا عین دین ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھہ ہو اور حدیث شریف اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کا بھی یہی مطلب ہے -

۱۴ فَلَیْسَ قَوْلُکَ مَنْ ھٰذَا بِضَائِرِہٖ ✤ اَلْعُرْبُ تَعْرِفُ مَنْ اَنْکَرْتَ وَالْعَجَمُ

ترجمہ - تیرا کہنا کہ یہہ کون ہے نہین ہے اُنکے حق مین ضرر کرنے والا کیونکہ تمام عرب اور عجم پہچانتے ہین اونکو تجھکو تو نے نہ پہچانا **تنبیہ** - شاعر کہتا ہے کہ اگر ایک تو نے اُن کو نہ پہچانا تو کیا ہوا یہہ تو تمام عرب و عجم مین معروف و مشہور ہین ؎ شعر در عرب و عجم بود مشہور ✤ گو نداند مغفلے مغرور ہمہ عالم گرفتہ پر تو خور ✤ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ✤ بوم اگر زد نیافت بہرہ چہ باک

۱۵ کِلْتَا یَدَیْہِ غِیَاثٌ عَمَّ نَفْعُھُمَا ✤ یُسْتَوْکَفَانِ وَلَا یَعْرُوْھُمَا عَدَمٌ

ترجمہ - اُن کے دونون ہاتھہ فریادرس ہین عام ہے نفع دونون کا تراوش طلب کئے جاتے ہین اور نہین اوترتا ہے دونون پر افلاس **تشبیہ** - یعنی مثل باران رحمت عام خلائق اون سے بہرہ مند ہوتے ہین اور انعام و اکرام کے طالب رہتے ہین لیکن جود و بخشش سے ہی دستی اُن پر نہین آتی ہے **شعر** ہرگز سیر نہ گردد آنکہ دلش روشن شد

دست او ابر موہبت باران فیض آن ابر در ہمہ عالم گر بریزد می نگردد کم

۱۶ سَہْلُ الْخَلِیقَۃِ لَا تُخْشٰی بَوَادِرُہٗ یُزَیِّنُہٗ اثْنَانِ حُسْنُ الْخُلْقِ وَالشِّیَمُ

ترجمہ - وہ نرم خصلت ہین اون کی تیزی مزاج کا خوف نہین ہے زینت دی ہے اونکو دو صفت نے نیک عادت اور پاک طبیعت **تنبیہ** یعنی نرمی اور خوش خلقی ان کی پیدایشی عادت ہے اُن کی ذات مبارک سے جُدا نہین ہوتی ہے کسی کہنے والے نے کیا خوب کہا ہے - اَبَتِ الْمَکَارِمُ اَنْ تُفَارِقَ اَہْلَہَا - یعنی خوبیان اپنے اہل سے جُدا ہونے سے انکار کرتی ہین - اور یہہ جو کہا ہے کہ اُن کی تیزی مزاج کا ڈر نہین تو اس کا مطلب یہہ ہے کہ اُن مین تیز مزاجی و تندخوئی مطلق نہین ہے تاکسیکو اس امر کا ڈر ہو - اور نیک سیرت و پاک طینت اِن دو وصفون سے اُنکی ذات اقدس کی زینت ہوگئی ہے

۱۷ حَمَّالُ اَثْقَالِ اَقْوَامٍ اِذَا فُدِحُوْا حُلْوُ الشَّمَائِلِ تَحْلُوْ عِنْدَہٗ نِعَمُ

ترجمہ - ہر قوم کا بار اوٹھا لیتے ہین جب قوم قرض سے زیر بار اور مجبور ہو جاتی ہے شیرین عادت ہین شیرین معلوم ہوتی ہین اُن کے پاس کی نعمتین **تنبیہ** مطلب یہہ ہے کہ لوگون کا قرض اور اُن کی سختیان اپنے نفس پر لے لیتے ہین اور اُن سبکو اس بار گران سے ہلکا کر دیتے ہین لیکن کسی پر منت و احسان نہین رکھتے ہین اسی سبب سے اُنکی نعمتین لوگونکو شیرین اور خوشگوار معلوم ہوتی ہین ۵ آفرین باد برین ہمت مردانہ او ❊

۱۸ مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَہُّدِہٖ لَوْلَا التَّشَہُّدُ کَانَتْ لَاءُہٗ نَعَمُ

ترجمہ - نہین کہا لا کبھی مگر کلمہ شہادت کے کہنے مین اگر کلمہ شہادت کا کہنا ضرور نہ ہوتا تو اون کا لا نعم ہو جاتا **تنبیہ** - یعنی سایل کے جواب مین بخیر مان کے نہین کبھی نہین کہتے ہین بلکہ زبان مبارک پر کلمہ انکار کے لانے سے اس قدر انکار ہے کہ اگر لا الہ الا اللہ کہنا ضرور نہ ہوتا تو کبھی لا کہنے کی نوبت نہ آتی **شعر** نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز مگر بوقت شہادت کہ لا الہ الا اللہ اس شعر مین نہایت درجہ بلاغت ہے کوئی شعر تراکت مضمون مین اسکا ثانی اس قصیدہ مین نہین ہے

۱۹ لَا یُخْلِفُ الْوَعْدَ مَیْمُوْنٌ نَقِیْبَتُهٗ رَحْبُ الْفِنَاءِ اَرِیْبٌ حِیْنَ یَعْتَزِمُ

ترجمہ - نہین خلاف کرتے وعدہ مبارک نقش کشادہ صحن دانا ہین جسوقت سیدھی راہ پکڑتے ہین

تنبیہ - یعنی جناب ممدوح جب کسی سے وعدہ کرتے ہین تو خلاف وعدہ نہین کرتے ہین اور اُن کے مکان کا صحن کشادہ ہے یعنی سخی وفیاض ومہمان نواز ہین کیونکہ اپنے مکان کا صحن کشادہ وفراخ وہی لوگ رکھا کرتے ہین جو دلکے فراخ وسخی ومہمان نواز ہوا کرتے ہین - اور یہ جو کہا کہ راہ راست اختیار کرنے مین دانا ہین اس سے یہہ اشارہ کیا ہے کہ جناب ممدوح مجتہد ہین استخراج مسائل مین روشن ان کی تحقیق ہے نہ تقلید

۲۰ عَمَّ الْبَرِیَّةَ بِالْاِحْسَانِ فَانْقَشَعَتْ عَنْهَا الْعَنَایَةُ وَالْاِمْلَاقُ وَالْعَدَمُ

ترجمہ - گھیر لیا ہے تمام خلایق کو احسان مین پس دور ہوگیا ہے خلایق سے رنج اور فقر اور افلاس تنبیہ - یعنی انکے جود واحسان کی برکت سے تمام خلایق نے تکلیف رنج ومفلسی سے نجات پائی ہے لوگون سے فقیری اور محتاجی کی مصیبت دور ہوگئی - جناب ممدوح کے آبا واجداد کی ذات بابرکات مین جیسی سخاوت وفیاضی وفریادرسی تھی ویسی ہی آپکی ذات عالی صفات مین بھی تھی شعر در صلابش کرم ستمدیدہ است کریم ابن الکریم ابن الکریم است

۲۱ مِنْ مَّعْشَرٍ حُبُّهُمْ دِیْنٌ وَّبُغْضُهُمْ کُفْرٌ وَّقُرْبُهُمْ مُنْجٍ وَّمُعْتَصَمُ

ترجمہ - یہہ اس گروہ کے ہین کہ جنکی محبت عین دین ہے اور اُن کی دشمنی کفر ہے اور اُن کی نزدیکی عین نجات ودست آویز ہے تنبیہ - یعنی جناب ممدوح آل رسول واولاد بتول ہین اِن کی تابعداری ومحبت باعث نجات ورستگاری ہے اور اونکا مخالف ونافرمان مردود وناری ہے حدیث شریف مین آیا ہے یعنی جناب رسول خدا نے فرمایا ہے اَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ وَلِمَحَبَّتِیْ - یعنی میری اہل بیت سے محبت رکھو میری محبت کے سبب سے پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو محب اہل بیت نہین وہ محب رسول نہین

شعر ہست ان معشر بلند آئین کہ گذشتند زاوج علیین حب ایشان دلیل صدق ووفا

بغض زیشان نشاں کفر و نفاق + قرب شاں مایۂ علو و جلال + بُعد شاں مایۂ غوی و ضلال -

۲۲ ان عُدَّ اَھْلُ التُّقٰی کَانَتْ اَئِمَّتُھُمْ + اَوْ قِیْلَ مَنْ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ قِیْلَ ھُمْ

ترجمہ - اگر شمار کیے جاوین پرہیزگار تو اُن کے پیشوا یہی اہل بیت ہونگے یا کہا جاے کہ زمین کے رہنے والون مین کون بہتر ہین تو کہا جائیگا کہ وہی اہل بیت ہین **تنبیہ** یعنی اہل بیت کو بہ حیثیت اہل بیت جو بزرگی و سرداری حاصل ہے وہ کسی بشر کو حاصل نہین - تقوی و پرہیزگاری مین تمام اہل جہان کے مقتدا و امام ہین اور اس امر کا سب کو اقرار ہے حتی کہ اگر کسی سے پوچھا جاے کہ زمین کے رہنے والون مین کون لوگ سب سے بہتر ہین تو بے تامل وہ بھی کہیگا کہ اہل بیت ہین **شعر** گر شمار ند اہل تقوی را طالبان رضاے مولی را + اندران قوم مقتدا باشند + وندران خیل پیشوا باشند + گر بپرسند از آسمان یا الفرض سائلے مَن خیار اہل الارض + بر زبان کو اکب و انجم + ہیچ لفظے نہ آید الا ہم -

۲۳ لَا یَسْتَطِیْعُ جَوَادٌ بَعْدَ غَایَتِھِمْ + وَلَا یُدَانِیْھِمْ قَوْمٌ وَّاِنْ کَرُمُوْا

ترجمہ - نہین پہونچ سکتا ہے کوئی سخی اون کی انتہا سخاوت کی دوری تک اور نہ قریب مرتبہ اُن کے ہو سکتی ہے کوئی قوم اگرچہ کریم ہو **تنبیہ** یعنی محال نہین کہ کوئی سخی اہل بیت کی حد سخاوت تک پہونچ سکے یا کوئی کریم قوم اُن کے جود و کرم تک پہونچے کیونکہ ایثار یعنے اپنی حاجت پر غیر کی حاجت کو مقدم رکھنا اسکے مصداق کامل وہی اہل بیت ہی آیت کریمہ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ اُن ہی اہل بیت کی شان مین نازل ہوئی ہے

۲۴ ھُمُ الْغُیُوْثُ اِذَا مَا اَزْمَۃٌ اَزَمَتْ + وَالْاُسْدُ اُسْدُ الشَّرٰی وَالْبَاْسُ مُحْتَدِمُ

ترجمہ - یہی اہل بیت ہین باران رحمت جسوقت قحط سخت ہو اور شیر مین مقام شری کے شیر جس حال مین جنگ گرم ہو **تنبیہ** - یعنی اہل بیت قحط سالی مین کام باران رحمت کا کرتے ہین خلایق کو سختی فاقہ سے نجات دیتے ہین اور سخت جنگ کے وقت کام شیرون کا کرتے ہین دشمنون پر تیغ بیدریغ چلاتے ہین **شعر** ہم غیوث الندی اذا وھبوا

ہُم یُغیثُ الشریٰ اِذا انہبوا یعنی وہ بخشش کی باران رحمت ہین جب بخشش کرتے ہین اور مقام شریٰ کے شیر ہین جب کفار کو لوٹتے ہین۔ شریٰ کوہ سلمی مین ایک راہ کا نام ہے وہان شیر بہت رہتے ہین اور شجاعت اور جوانمردی مین ضرب المثل ہین

۵۲۵ لَا یَنقُصُ الْعُسْرُ بَسْطًا مِّنْ اَکُفِّھِمْ ۔ سِیَّانِ ذٰلِکَ اَنْ اَثْرُوْا وَاَنْ عَدِمُوْا

ترجمہ۔ نہین کم کرتی ہے تنگی اون کے ہاتھونکی کشادگی کو انکا مالدار ہونا اور بے مال ہونا دونون برابر ہین تنبیہ یعنی تنگدستی انکی فراخ دستی کو نہین روکتی ہے بلکہ انکا جود وکرم ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے نہ مال ہونے سے بڑھتا ہے اور نہ مال جانیسے گھٹتا ہے کیونکہ فیاضی اور مہمان نوازی کو تعلق دل سے ہے نہ مال سے۔ دیکھو اکثر مالدار بخیل اور لئیم ہین اور بعض غیر مالدار دل وہمت کے اعتبار سے سخی وکریم ہین۔ پس تنگ دستی جود وکرم کی مانع نہین شعر نیم نانے گر خورد مرد خدا ۔ بذل درویشان کند نیم دگر

۵۲۶ مُقَدَّمٌ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ ذِکْرُھُمْ ۔ فِیْ کُلِّ بَدْءٍ وَّمَخْتُوْمٌ بِہِ الْکَلِمُ

ترجمہ۔ بعد ذکر خدا انکا ذکر ہے ہر امر کے ابتدا مین اور ختم کیا جاتا ہے ان کے ذکر پر ہر کلام تنبیہ یعنی بعد ذکر الٰہی اہل بیت کا ذکر ہر ذکر پر مقدم ہے کیونکہ لوگ ہر کلام اور ہر کام کو حصول برکت کے لئے درود شریف پڑہ کر شروع کرتے ہین اور اس مین اہل بیت کا ذکر بھی ہوتا ہے پس بعد ذکر خدا اور رسول اہل بیت کا ہی ذکر زبان پر آتا ہے شعر ذکر شان سابق است در افواہ ۔ بر ہمہ خلق بعد ذکر الٰہ ۔ سر ہر نامہ را رواج افزائے نام ایشان است بعد نام خدائے ۔ ختم ہر نظم و نثر را الحق ۔ باشد از یمن نام شان رونق۔

۵۲۷ یَابٰی لَھُمْ اَنْ یَّحِلَّ الذَّمَّ سَاحَتَھُمْ ۔ خِیْمٌ کِرَامٌ وَّاَیْدٍ بِالنَّدٰی ھُضُمُ

ترجمہ۔ ندمت انکار کرتی ہے انکے صحن مکان مین اوترنے سے بزرگ عادت ہین اور انکا ہاتھ بخشش کرنے مین باران رحمت ہے دیر تک برسنے والا تنبیہ۔ یعنی کوئی بشر ان کی ندمت وہانت نہین کرتا ہے یہان تک کہ دشمن بھی انسے خوش رہتا ہے کیونکہ سخاوت وحسن عادت کی صفت رکھتے ہین اور ظاہر ہے کہ سخی محبوب خلق اور دوست خلایق ہوتا ہے اور جسطرح باران ہر جگہ آباد اور ویران جنگل وملیدان مین برستا ہے اسیطرح انکا فیض وانعام دور اور نزدیک کے ہر خاص وعام آزاد وغلام پر جاری وساری ہے

۲۸ اَیُّ الْخَلَائِقِ لَیْسَتْ فِیْ رِقَابِهِمْ لِاَوَّلِیَّةِ هٰذَا اَوَّلُهٗ نِعَمٌ

ترجمہ - کون مخلوق نہین داخل ہے انکے غلامون مین بہ سبب تقدم مراتب انکے یا انکے نعمتون کے سبب سے **تنبیہ** - یعنی تمام خلایق کو انکے غلامی کا اقرار ہے کوئی تو پیشوا جان کر ان کا تابع فرمان ہے اور کوئی انکے انعام اکرام کا ممنون احسان ہے پس اس اعتبار سے ہر خاص و عام کافر و اہل اسلام ان کے مطیع و غلام ہیں

۲۹ مَنْ یَّعْرِفُ اللّٰهَ یَعْرِفُ اَوَّلِیَّةَ ذَا وَالدِّیْنُ مِنْ بَیْتِ هٰذَا نَالَهُ الْاُمَمُ

ترجمہ - جو شخص پہچانتا ہے اللہ کو وہی پہچانتا ہے انکے تقدم مراتب کو اور دین کو انہین کے گھر سے پایا ہے امتون نے **تنبیہ** سچ ہے جو شخص خداشناس ہے وہی جانتا ہے کہ حضرت ممدوح مقرب بارگاہ و ہادی راہ ہین اور جو شخص ہشام بن عبدالملک کی طرح کور باطن ہے وہ جناب موصوف کے مراتب و مدارج کو کیا جانے اور فی الواقع اس امت مرحومہ نے دین و اسلام کو اہل بیت ہی کے طفیل سے جانا اور پہچانا ہے اور انہین کی متابعت و اقتدا مین نجات و ہدایت ہے -

خاتمہ

اس مین عموماً حضرات سادات عالی درجات کے فضائل و مناقب کا بیان ہے پس واضح ہو کہ زید بن ارقم کہتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مین تمہین دو چیز چھوڑے جاتا ہون جبتک تم ان دونون کو پکڑے رہوگے گمراہ نہوگے ایک چیز دوسری چیز سے بڑی ہے کتاب اللہ کی یہہ ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لمبی - دوسری عترت یعنی میری اہل بیت یہہ دونون جدا نہ ہون گے یہان تک کہ حوض پر میرے پاس آوین گے تم دیکھو کیسا برتاؤ کرتے ہو مجھسے ان دونون کے حق مین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے پس معلوم ہوا کہ قران و اہل بیت کا دنیا و آخرت مین ساتھ ہے انکو ثقلین فرمایا ہے قران پر چلنا - اہل بیت کا دامن پکڑے رہنا نجات کا وسیلہ ہے انکی تعظیم و محبت ہر مسلمان پر فرض ہے ایمان کا جزو ہے اور ترمذی کی دوسری روایت مین وارد ہوا ہے یعنی رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ میری اہل بیت سے محبت رکھو میری محبت کی سبب سے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو شخص رسول خدا صلعم سے محبت رکھے اسکو ضرور ہے

اہل بیت سے بھی بدل وجان محبت رکھے ورنہ رسول خدا کی محبت کا دعویٰ بالکل غلط ہے
۔اگلی امت اسلام نے حضرت کے بال کی قدر کی اہل بیت تو رسول خدا کی کہاں ہین اُن کو اور
قرآن کو دنیا مین ہمراہ ایک دیگر چھوڑا ہے یہہ دونون حوض کوثر پر ساتھہ ساتھہ آوینگے سو محبت
کرنا آپ کی اولاد سے جبکہ صالح ہون ایک جزو اعظم ہے ایمان کا اولاد رسول کو سب صحابون کی
اولاد سے زیادہ چاہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ تم میری اہل بیت کو میرے سبب سے چاہو پس
سادات کو دیکھہ کر ویسا ہی خوش ہو جیسے کوئی اپنے محبوب کو دیکھہ کر خوش ہوتا ہے ۔افسوس
ہے اُن جھوٹے دوستون پر جو اپنی اولاد کو دیکھہ کر ہشاش بشاش ہوتے ہین اولاد رسول خدا
کو دیکھہ کر خوش نہین ہوتے ناک بھنہ چڑھا لیتے ہین بے اعتنائی و بے التفاتی کرتے ہین خصوصًا
اطفال معصوم سے جو محض بے قصور ہین ۔حضرت صلعم نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ کسی آدمی کے
دل مین ایمان داخل نہین ہوتا جب تک کہ انکو اللہ کے لئے دوست نہ رکھے اسکو ترمذی نے روایت
کیا ہے ۔دُنیا مین اگر کوئی اشرف الاشراف ہی تو یہی سادات ہین بشست برخاست سلام
کلام مین انکو مقدم رکھے ان کی حاجت برآری مین جان و دل سے سعی کرے جسنے انسے محبت کی وہ ناجی
ہے جسنے انکو چھوڑا وہ ناری ہے ۔انکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھے اُن سے لڑے جان تک ان
سے دریغ نکرے ۔جتنا اپنی اولاد پر صرف کرکے خوش نہ ہوا اتنا اپنہ خرچ کرکے خوش ہو خمس مین
انکا حصہ مقرر ہے صدقہ دینا ان کو حرام ہے ۔رسول خدا کے ہمراہ ان پر بھی درود بھیجے ورنہ درود
ادا نہوگا ۔اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ حدیث صحیح مین آیا ہے ۔انکو جب کسی رنج و غم مین دیکھے تو اپنی
خوشی موقوف کرکے شریک حال ہو جاوے انکی چارہ گری کرے انکو ایذا دینا کفر ہے انکا ایذا دینے
والا ہم انجام یزید پلید کا ہوگا ۔بشریت کی راہ سے اگر کوئی قصور و فتور ان سے سرزد ہو تو اسکا
انتقام سوائے حدود شرعیہ کے نہ لے وقت مناظرہ و گفتگو سررشتہ ادب کو ہاتھہ سے نہ دے
انکے فاسق کو نصیحت کرے انکے متقی کو باقی امت سے بہتر سمجھے ۔خلاصہ یہہ ہے کہ ہر سیّد دیندار کو غیر
سید پر شرف عظیم حاصل ہے ۔قیامت مین ہر نسب بے سبب منقطع ہو جاویگا مگر رسول خدا صلعم کا نسب و

منقطع ہوگا۔ یہہ خصوصیت خاص اہل بیت کے لئے ہی کوئی بشر اس فضیلت مین انکا شریک نہین ہے۔
نسب سے مراد یہہ ہے کہ آپکے نسب مین ہو سبب سے مراد یہہ ہے کہ سادات سے رشتہ داری ہو گو خود
سید نہ ہو معلوم ہوا کہ محبت اہل بیت کی خواہ بہ سبب کسی رشتہ کے ہو یا بے رشتہ ہو دلیل ہے
رسول خدا کی محبت پر۔ جو کوئی سادات کو حقیر سمجھتا ہی یا اُن کی توقیر نہین کرتا ہے یا غیر کو اُن پر
ترجیح دیتا ہے وہ درحقیقت مخالف ہے رسول خدا کا نہ دوست موافق۔ دوستی جب ہی ثابت ہوتی
ہے کہ دوست کے کہنے پر چلے دوست کی اولاد کو دوست رکھے۔ اس زمانے مین نسب سے زیادہ حقیر بھی قوم
سادات کی ہی حالانکہ انسے محبت کرنیکا حکم خاص قرآن شریف مین آیا ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا
اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی مراد قربٰی سے یہی اہلبیت یعنی اولاد امام حسنؓ و امام حسینؓ ہین انسے رشتہ کرنا انکی تعظیم
بجالانا انکا حفظ مرتبہ رکھنا عین ایمان و موجب دخول جنان ہے۔ قیامت تک دنیا مین جتنے سید
پیدا ہونگے سبکا حکم یہی ہے کہ اون سے محبت رکھے انکی خدمت کرے صلہ رحم نبوی کو اپنے صلہ رحام سے
مقدم سمجھے۔ مہدی موعود سیکڑون برس بعد رسول خدا کے ہونگے اولاد امام حسنؓ سے انکو اہلبیت فرمایا۔
معلوم ہوا کہ کثرت وسایط سے اصل واسطہ مین کچھہ فرق نہین آتا جو علاقہ لحم و دم اولاد عترت کو رسول خدا سے حاصل تھا
وہی تعلق اواخر سادات کو جناب بضعت سے باقی ہے ہان واسطے تحصیل اس سعادت کے نیک عمل درکار ہے ورنہ
نوح علیہ السلام کا بیٹا بہ سبب بُرے عمل غیر صالح کے اونکی فرزندی سے علیحدہ کر دیا گیا۔ بہرحال بزرگی سادات
کی اوسیوقت تک ہی کہ یہہ مصداق عادات السادات سادات بالعادات کے ہون ورنہ اتنی بات پھر بھی باقی ہی کہ
انکے فاسق و فاجر دوسرے فاسق و فاجرون سے اور انکے صلحا دوسرے صلحا سے اور انکے علما دوسرے علماء سے جو سادات
نہین ہین شرف ذاتی رکھتے ہین ہمکو انکا پاس ادب لحاظ مرتبہ حفظ رتبہ ہر حال مین رکھنا لازم ہے پھر جسپر عمل
کرینگے اُسکی سزا پاوینگے ہم کیون خلاف حکم خدا و رسول انکے ساتھ بے ادبی بے طفلی بے پروائی سے پیش آوین
مگر عجب اتفاق ہے کہ جب سے امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے ہین اکثر اولاد انکی دنیا مین مظلوم رہتی ہی شاید اللہ
کو انکے درجے آخرت مین بڑہانا انکے ظالمون کا قیامت مین رسوا کرنا منظور ہے۔ رَبَّنَا نُوْرَ قُلُوْبَنَا بِحُبِّ اٰلِ الرَّسُوْلِ
وَاَہْلِ بَیْتِہٖ وَارْزُقْنَا۔ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْن فقط تمام شد رسالہ متبرکہ شرح قصیدہ فرزدق در فضائل حضرت

مطبع رضوی دہلی مین سید میر حسن صاحب کے اہتمام سے چھپا